ڈرتے ڈرتے سہمے سہمے ہم نے یہ پُل پار کیا

مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجز مالیر کوٹلوی

سب کو چھوڑا، سب سے چھوٹے ایک تجھی سے پیار کیا
کتنا اچھا، کتنا پیارا، ہم نے یہ بیوپار کیا

شاخیں لچکیں، غنچے چٹکے، بادل اُٹھے، مینہ برسا
ذرّے ذرّے نے تیرے ہی جلوے کا اظہار کیا

ڈالی ڈالی پتہ پتہ تیری صنعت کا مظہر
واحد و یکتا، ہم نے تیری وحدت کا اقرار کیا

دور بہت ہی دور ہے منزل ہر اک نے یہ بات کہی
راہ وفا میں جس راہی سے ہم نے استفسار کیا

چلتے چلتے منزل منزل، منزل پر ہم جا پہنچے
عزم مصمم نے آساں ہر مرحلہ دشوار کیا

غم کا مداوا کرنا چاہا غم میں اضافہ اور ہوا
اپنے غم کا اِن سے اُن سے ہم نے جب اظہار کیا

دنیا میں دنیا والوں سے راحت کی امید نہیں
کیا بتلائیں کس کس نے اس دل پہ کیا کیا وار کیا

شوقِ ثوابِ عقبیٰ میں تو مسجد تک تو جا نہ سکا
زر کی طلب میں صحرا صحرا دریا دریا پار کیا

وقتِ اجل وہ روئے گا اور اشکوں سے منہ دھوئے گا
کام کا لمحہ لمحہ جس نے غفلت میں بے کار کیا

دونوں طرف دنیا کے پل کے دیواریں ہیں کانٹوں کی
ڈرتے ڈرتے سہمے سہمے ہم نے یہ پل پار کیا

تو حاکم، محکوم تیرے ہم حکمت سے پُر حکم ترے
تو نے کوئی نادار کیا ہے تُو نے کوئی زر دار کیا

راہِ عدم وہ راہِ عدم جو سب راہوں سے مشکل ہے
اے عاجزؔ اس رہ کے لیے کیا زادِ سفر تیار کیا؟